118281 ـ رمضان کے روزں کی قضاء کے ایام کی تعداد معلوم نہیں

سوال

میری بیوی کے ذمہ رمضان کے روزں کی قضاء تھی لیکن اسے یہ معلوم نہیں کہ کتنے ایام کے روزے چھوڑے تھے، ہمیں کیا بتائیں کہ وہ اس سلسلہ میں کیا کرے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر کسی شخص نے رمضان المبارك میں کسی عذر یعنی سفر یا بیماری یا حیض اور نفاس کی وجہ سے روزے چھوڑے تو وہ ایام کی قضاء میں روزے رکھےگا کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تو جو کوئی بھی تم میں سے بیمار ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے البقرۃ (184).

اور صحیح میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث مروی ہے کہ جب ان سے حائضہ عورت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ وہ روزوں کی قضاء تو کرتی ہے لیکن نماز کی قضاء کیوں نہیں کرتی ؟ تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا:

" ہمیں بھی یہ آتا تو ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیا جاتا تھا، لیکن ہمیں نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا جاتا تھا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (335).

جب آپ کی بیوی کو ایان کی تعداد کا علم نہیں مثلا اسے شك ہے کہ چھ یوم تھے یا سات تو اس کو چھ یوم کے روزے رکھنا ہونگے، کیونکہ اصل میں بری الذمہ ہونا ہے، لیکن اگر وہ بطور احتیاط سات روزے رکھتی ہے تو یہ بہتر ہے؛ تا کہ یقینی طور پر بری الذمہ ہو جائے.

اور اگر اسے بالکل ہی تعداد کا علم نہیں تو پھر ظن غالب میں جو ہو اتنے ایام کے روزے رکھ لے تا کہ بری الذمہ ہو سکے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك عورت كے ذمہ رمضان كے روزں كی قضاء ہے لیكن اسے شك ہے كہ چار یوم ہیں یا تین، اب اس نے تین روزے ركھ لیے اس پر كیا لازم آتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" جب انسان كو شك ہو كہ اس پر كتنے روزوں كی قضاء واجب ہے تو وہ كم كو لے، اور اگر عورت یا مرد كو شك ہو جائے كہ اس كے ذمہ تین یا چار دن كی قضاء ہے تو وہ كم عدد كو لے كیونكہ یہ یقینی ہے، اور اس سے جو زائد ہے وہ مشكوك ہوگا، اور اصل تو بری الذمہ ہونا ہے.

لیكن اس كے ساتھ احتیاط یہ ہے كہ وہ شك والا بھی روزہ ركھ لے یعنی تین یا چار ہو تو چار روزے ركھے كیونكہ اگر وہ اس پر واجب ہوا تو وہ یقینا بری الذمہ ہوگا، اور اگر واجب نہیں تو پھر یہ نفلی ہو جائیگا، اور پھر اللہ تعالی بہتر عمل كرنے والے كے اجروثواب كو ضائع نہیں كرتا " انتہی

ماخوذ از: فتاوی نور علی الدرب.

واللہ اعلم .